https://ataunnabi.blogspot.com/

انسانی جواہر کا صحیح استعمال

مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز، کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771-2, 0321-9407699

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	انسانی حواس کا صحیح استعمال	8
2	حواس خمسہ کے صحیح استعمال پر اجر وثواب	9
3	انسان اور جانوروں میں فرق کی بنیادی وجہ	10
4	قرآن کامیابی کا معیار	12
5	آخرت میں انسانی اعضاء سے سوال	12
6	(کان کا مواخذہ)، (آنکھ کا مواخذہ)	13
7	انسان کے خلاف ہاتھ، پاؤں کی گواہی	14
8	انسانی بدن کی اپنے خلاف گواہیاں	15
9	انسانی دل ایک گھر کی طرح	20
10	حواس گھر کے دروازن کی طرح	21
11	زبان اور اس کا فرض	24
12	دو چیزوں کی ضمانت پر جنت کا انعام	25

13	زبان کا سخت مواخذہ	26
14	ہر بولنے والے کے پاس اللہ	28
15	بولنا سونا تو خاموشی چاندی	29
16	آنکھ اور اس کا فرض	30
17	ناجائز دیکھنا شیطان کا تیر	31
18	ایمان کی تازگی آنکھ کی حفاظت میں	32
19	آنکھ کی حفاظت پر حور سے نکاح	33
20	ناجائز دیکھنے والا قیامت کے دن اندھا	33
21	کان اور اس کا فرض	34
22	صراط مستقیم کی آواز اور اسکا پیغام	35
23	گانے کے بارے سوال اور اسکا جواب	36
24	کان اور اس کا کردار	37
25	بدعتی کی بات نہ سن ورنہ نقصان ہوگا	38
26	ظالم کے پاس مت بیٹھیں	40

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

27	حضرت طاوس رحمہ اللہ تعالیٰ کا اپنا طریقہ	40
28	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا شریعت پہ عمل	40
29	بُرے دوست سے بچنا ضروری	41
30	قوت شامہ (سونگھنا) اور اس کا فرض	42
31	حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا روشن کردار	42
32	قوت لامسہ (چھونا) اور اس کا فرض	43
33	قوت لامسہ کی پابندیوں سے صرف نظر	44
34	ادارہ صراط مستقیم حق کا داعی	45
35	ارباب حکومت کے حیاء باختہ معمولات	45
36	ہاتھ، قدم اور اس کا فرض	46
37	ہماری دینی ذمہ داری	47
38	ہر تقریر کے دور دراز تک اثرات	47

☆☆☆☆☆

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ واعظم شانہ کی حمد وثنا اور حضور پر نور شافع یوم النشور دستگیر جہاں غمگسار زماں سید سروراں احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے دربار گوہر بار میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد!

رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے آج فہم دین کورس میں ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے زیر اہتمام شرکت کی سعادت نصیب ہے۔

آج ہماری گفتگو کا موضوع ہے۔

"انسانی حواس کا صحیح استعمال"

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کا فہم عطا فرمائے اور ہمیں اپنے حواس کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رب ذوالجلال نے حضرت انسان کو باقی مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔

جس وقت انسان اپنے حواس کو سلیم العقل ہونے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے ضابطے کے مطابق استعمال کرتا ہے تو پھر اس کا مرتبہ انہیں حواس والی دیگر چیزوں سے اور دیگر حیوانوں سے اونچا ہوتا ہے یہاں تک کہ کبھی بڑھتے بڑھتے فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

اور اگر حواس کا صحیح استعمال نہ کیا جائے تو پھر یہ اپنے مرتبے سے نیچے گرتا ہے اور گرتے گرتے ہوسکتا ہے کہ یہ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جائے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بَلْ هُمْ اَضَلُّ کا جملہ استعمال کیا کہ اگر انسان اپنے

حواس کو صحیح استعمال نہ کرے تو صرف یہ ہی نہیں کہ وہ حیوانوں جیسا ہے بلکہ حیوانوں سے بھی گیا گزرا ہے، اور اس کا مرتبہ حیوانوں سے بھی نچلا شمار ہوتا ہے۔

﴿حواس خمسہ کے صحیح استعمال پر اجر وثواب﴾

اس لئے ہم نے اس موضوع کا انتخاب کیا کہ محض سننا، محض دیکھنا، محض چکھنا، محض سونگھنا اور محض چھونا پھر ان کے زیر استعمال جو اعضاء ہیں اور ان کے ساتھ ہاتھوں سے پکڑنے اور قدموں سے چلنے میں کوئی فضیلت نہیں جس وقت اللہ کے دیئے ہوئے ضابطے کے مطابق استعمال ہوتے ہیں تو پھر

دیکھنے میں بھی فضیلت ہے۔

سننے میں بھی فضیلت ہے۔

سونگھنے میں بھی فضیلت ہے۔

چکھنے میں بھی فضیلت ہے۔

پھر پکڑنے میں بھی فضیلت ہے۔

ہر حس کے استعمال میں انسان کو اجر وثواب ملتا ہے۔ تو انسان زندگی گزارنے میں حواس کو ضرور استعمال کرتا ہے۔

اگر اس کی عادت یہ بن جائے کہ اس کے حواس ضابطہ خداوندی کے مطابق استعمال ہوں تو پھر Automaticly زندگی بھی گزرتی چلی جائے گی اور ہر حس میں ثواب کا ایک طویل سلسلہ موجود ہوگا۔ ورنہ مطلقاً دیکھنا، مطلق چکھنا، مطلقاً سونگھنا، یہ ساری قوتیں حیوانوں میں بھی ہیں۔ اور حیوانوں کو رب ذوالجلال نے مکلف نہیں بنایا۔ قرآن مجید میں ہے کہ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۷۲)

بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔

یعنی رب ذوالجلال نے وہ امانت پہاڑوں پر پیش کی، آسمانوں پر پیش کی اور زمینوں پر پیش کی کوئی بھی اس امانت کو اٹھا نہ سکا وہ یہی امانت ہے کوئی مکلف بننے کیلئے ان میں تیار نہ ہو سکا کہ وہ یہ کہے کہ یا اللہ تو حکم دے، میں تیرا حکم ماننے کیلئے تیار ہوں۔ یعنی خاص حکم کیلئے یوں تو ہر چیز اس کے تابع ہے لیکن بحیثیت مکلف آسمان بھی کانپ اٹھے ،زمینیں بھی کانپ اٹھیں، پہاڑوں سے بھی بوجھ نہ اٹھایا جا سکا۔

وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

اور آدمی نے اٹھالی بیشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

انسان اور جانوروں میں فرق کی بنیادی وجہ

تو حواس کے صحیح استعمال کی بدولت انسان اس بوجھ کو اٹھا سکتا ہے۔ جو رب ذوالجلال کی سب سے بڑی امانت ہے۔ ورنہ ڈنگروں میں چوپائیوں میں، انسان میں فرق کیا رہ جائے گا۔ گدھے کی جو مرضی ہو وہ کھالے اور انسان کی بھی جو مرضی ہو وہ کھالے یہ امتیاز نہ کرے کہ جو چیز کھا رہا ہوں یہ لقمہ حلال کا ہے یا حرام کا ہے پھر گدھے کے کھانے میں اور انسان کے کھانے میں فرق کیا رہ جائے گا۔

گدھا جس وادی کی طرف چلنا چاہے چل نکلتا ہے اور جہاں سے چرنا چاہے چرتا ہے۔ اس کیلئے یہ امتیاز نہیں ہے کہ اس کھیت سے کھانا جائز ہے لیکن اس کھیت سے کھانا ناجائز ہے۔ ان چیزوں کو وہ نہیں دیکھتا۔ ہر طرف جاتا ہے اور ہر طرف سے کھاتا ہے۔ اگر ایک انسان کا بھی یہی وطیرہ ہو اور اس کے لئے حلال وحرام کی کوئی تمیز نہ ہو۔ اس کے اپنے ملک اور غیر کے ملک میں کوئی فرق نہ ہو۔ پھر انسان میں اور گدھے میں کیا فرق باقی رہ جائے گا؟

ایسے ہی دیگر حیوانات ہیں تو یہ سارا فرق عقل کی قوتوں کے زیر سایہ حواس کے صحیح استعمال کی بدولت ہے جس کی وجہ سے ایک انسان کو یہ شان ملی کہ اللہ کے دربار میں اس نے اپنے آپ کو مکلف بنا کے پیش کر دیا۔ اور رب ذوالجلال کے تمام احکام کو بجا لانے کا اس نے وعدہ کیا۔

دوسری طرف دیگر زمین و آسمان ہیں یا حیوانات ہیں ان میں ایسی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ آج جو انسان اپنا وقار کھوتا جا رہا ہے۔ اور آج جو انسان کو انسانی عظمتوں سے محرومی کا سامنا ہے اس کا یہ بنیادی سبب ہے۔

حواس جو کہ انسان کو عروج دینے کی سیڑھی ہیں۔ ان حواس کو غلط استعمال کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ اگر صحیح استعمال ہوتا تو مرتبہ بڑھتا چلا جاتا لیکن جو اس کا غلط استعمال ہوا تو پہلی حیثیت سے بھی نیچے گرتا جا رہا ہے۔

ہمارے ماحول میں اور بالخصوص نئی نسل کے اندر ایسی صورتحال دن بدن بڑھتی جا رہی ہے جو کام حیوانوں کے تھے ان کو آج روشن خیالی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿قرآن کامیابی کا معیار﴾

اس واسطے ضروری ہے کہ ہم قرآن وسنت کی روشنی میں اس چیز کو دیکھیں کہ ترقی کس چیز کا نام ہے؟ اور عروج کیا ہے؟

کہیں زوال کو عروج تو نہیں کہا جا رہا،

کہیں کنوے کو مینار تو نہیں کہا جا رہا،

کہیں زہر کو تریاق تو نہیں کہا جا رہا۔

تو یہ قرآن وسنت ہمارے پاس کسوٹی اور معیار ہے جس سے کھرے کھوٹے کی تمیز ہوتی ہے۔ اور رب ذوالجلال نے اس امتیاز کو واضح کرنے کیلئے اس کتاب کو نازل فرمایا تھا۔

﴿آخرت میں انسانی اعضاء سے سوال﴾

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان موجود ہے۔

وَ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۶)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۶)

بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

یعنی انسان کے کان، آنکھیں اور دل ان میں سے ہر ایک کے بارے قیامت کے دن سوال ہوگا۔

(کان کا مواخذہ)

ہر چیز کے بارے پوچھا جائیگا۔ جب سوال ہونا ہے کہ کان سے تم نے اچھی بات کیوں نہ سنی؟ اور کان سے تم نے بری بات کیوں سنی؟ تو پھر آج ہمیں سوچ سمجھ کے ان حواس کو استعمال کرنا چاہیئے کہ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ کان جو چاہیں سنیں اس سے کوئی پوچھ پکڑ نہ ہو، کوئی مواخذہ نہ ہو۔

(آنکھ کا مواخذہ)

آنکھ جو چاہے دیکھے اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ رب ذوالجلال نے گرفت کرنے کا ذکر قرآن میں بیان کر دیا ہے۔ ان چیزوں میں تمہیں وارننگ ہے اور تمہاری انسانیت کو خطرہ ہے۔ ان چیزوں کی وجہ سے تمہاری انسانیت مجروح ہو سکتی ہے۔ اگر تم نے حواس کا غلط استعمال کیا۔

اگر اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو قرآن مجید میں بیان نہ کرتا تو کوئی عذر پیش کرتا، بہانہ کرتا، اللہ تعالیٰ نے آیات کو نازل کر دیا ہے۔ اگر کوئی سن کے عمل نہیں کرتا تو مجرم ہے۔ اگر کوئی پڑھتا نہیں اور سنتا نہیں تو پھر بھی مجرم ہے۔

رب ذوالجلال نے ہمیں یہ نصاب عطا فرما دیا ہے۔ کوئی بندہ یہ نہ سمجھے کہ آنکھ کا حساب نہیں، یہ نہ سمجھے کہ کان کا حساب نہیں، کوئی یہ نہ سمجھے کہ دل کا حساب نہیں، رب ذوالجلال ان تمام چیزوں کا مواخذہ کرے گا۔ جہاں جہاں ان کو غلط استعمال کیا گیا۔ وہاں مواخذے کی وجہ سے بندے کو کل حشر میں ہر ہر حرکت کا جواب دینا پڑے گا۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿انسان کے خلاف ہاتھ، پاؤں کی گواہی﴾

دوسرے نمبر پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰسین میں ارشاد فرمایا۔

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰس آیت ۶۵)

آج ہم ان کے مونہوں پر مُہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ

اور لوگوں کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے، ہاتھ خود بولیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہے کہ کوئی شخص غلط فہمی میں جرم نہ کرتا رہے۔ کہ کل جب رب پوچھے گا تو میں بولوں گا ہی نہیں میں اقبال جرم نہیں کروں گا۔ تو میں بچ جاؤں گا، اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے تمہاری زبان سے ہمیں پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں، اگر تم زبان سے نہ بھی بولو پھر بھی جرم ثابت ہوگا۔ اور زبان پر ہم مہر لگا دیں گے۔ زبان بند کر دیں گے۔ اس کی یہ شان جو گوشت کی چھوٹی سی بوٹی سے آواز پیدا کر سکتا ہے وہ انگلیوں سے بھی آواز پیدا کر سکتا ہے اور وہ ہاتھوں سے، قدموں سے بھی آواز پیدا کر سکتا ہے۔

تو اللہ نے لوگوں کی اس غلط فہمی کو مٹا دیا کہ کہیں کوئی یہ نہ سمجھتا پھرے کہ جرم میں نہ مانوں گا، گواہ کوئی نہیں ہوگا، میں نے گناہ چھپ کر کیا ہوگا، لہٰذا فرد جرم عائد نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم منہ پر مہر لگا دیں گے۔

وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ

پھر اس کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے۔

وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ

اور ان کے قدم گواہی دیں گے۔

بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ

(پارہ ۲۳ سورۃ یٰس آیت ۶۵)

اس کی جو کچھ وہ لوگ دنیا میں کرتے رہے۔

ہاتھ اور پاؤں محکوم اور رعایا ہیں، اصل دل ان کے اوپر حکمران ہے۔ یہ اس کا آرڈر مانتے ہیں اور قیامت کے دن یہ خود بندے کے خلاف ہو جائیں گے۔ اور ہاتھ بولیں گے کہ فلاں رات کو اس نے فلاں چوری کی، قدم کہیں گے کہ مجھ پر چل کر گیا تھا اور اس نے فلاں ناجائز کام کیا تھا۔

سارا بدن بول اٹھے گا۔ اللہ تعالیٰ متوجہ کر رہا ہے کہ تم ان چیزوں کو سنبھال کے رکھتے ہو۔ اور ان کا مکمل لحاظ کرتے ہیں کہ انہیں کوئی گرمی نہ لگ جائے۔ وضو کروں تو ٹھنڈک نہ لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کل تمہارے خلاف گواہی دینے والے ہیں اگر ان کو حق کیلئے استعمال کرو گے تو کل حق کی گواہی دیں گے۔ اگر ان کو باطل کیلئے استعمال کرو گے تو یہ باطل کیلئے گواہیاں دیں گے۔

﴿انسانی بدن کی اپنے خلاف گواہیاں﴾

اس لئے حواس اور اعضا کو صحیح استعمال کیا جائے۔ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ ان کو ملوث کرو اور یہ بولیں نہ، یہ ظلم پر ضرور بولیں گے، شکایت ضرور کریں گے تو پھر یہ جاسوس ہیں۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو انسان اتنے جاسوسوں کے نرغے میں ہو وہ تو پھر ہر قدم سوچ کے اٹھائے۔ پھونک پھونک کے زندگی بسر کرنی چاہئے، کسی کے پیچھے ایک جاسوس لگا ہوا ہو وہ بھی محتاط رہتا ہے۔ انسان کا تو پورا بدن اس کے خلاف جاسوس ہے۔

کیونکہ اگلی آیت میں پوری جلد کے بارے کہہ دیا گیا۔ بال بول اٹھے گا کہ یہ میرے سے جرم کرتا رہا۔ میں اس کے بدن پر موجود تھا جب وہ فلاں گناہ کر رہا تھا۔ تو اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ انسان ان حواس کو صحیح استعمال کرتا جائے ورنہ

نہ یہ ہوسکتا ہے کہ برائی کرنے جائے اور قدم کاٹ کے گھر رکھ جائے۔

نہ یہ ہوسکتا ہے کہ برائی کرنے جائے اور کھال اتارے اور گھر رکھ جائے۔

نہ یہ ہوسکتا ہے کہ ان کو ساتھ لے جائے اور قیامت کے دن بول نہ سکیں۔

جب ساتھ ہر ایک کے یہ اعضاء جائیں گے تو پھر یہ ضرور بولیں گے، اس واسطے یہ ایک سینسیٹو معاملہ ہے۔ اور ہر وقت انسان کو اپنی تطہیر کا خیال رکھنا چاہئے۔ یوں استعمال کرے کہ کل جب رب ذوالجلال پوچھے تو ان میں سے ہر ایک انسان کی عظمت کی گواہی دینے والی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہاتھ چیخیں اور چلائیں یا اللہ تو نے کس ظالم کے ہاتھ ہمیں بنایا تھا اس نے پوری زندگی ہمیں رسوا کیا ہے۔ قدم کہیں گے یا اللہ تو نے کس ظالم کے قدم تو نے ہمیں بنایا تھا کہ

کبھی بھی ہم پر چل کے مسجد نہیں گیا۔

جب بھی چلا ہے شراب خانے کی طرف،

جب بھی چلا ہے برائی کے اڈے کی طرف،

جب بھی چلا ہے حرام کاری، چوری اور ڈاکے کی طرف۔

تو یہ اعضاء مظلوم ہیں، یہ چیخ اٹھیں گے، ضرور بولیں گے۔ لہٰذا آج ان اعضاء کے صحیح استعمال کو پیش نظر رکھا جائے تو کل ان کے حق میں گواہی پر رب ذوالجلال بہتری کا فیصلہ فرما دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰس آیت ۶۵)

اور ان کے پاؤں ان کے کیے کی گواہی دیں گے۔

پھر ارشاد فرمایا

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدہ آیت ۲۰)

یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چڑے سب ان پر ان کے کیے کی گواہی دیں گے۔

جب قیامت کے دن انسانوں کو پیش کیا جائے گا تو ان کے کان بھی گواہی دیں گے اور ان کی آنکھیں بھی گواہی دیں گی اور ان کی کھالیں بھی گواہی دیں گی۔ یعنی پورا بدن، ایک ایک بال انسان کے خلاف گواہی دے گا۔

اس سے اصل میں اس بندے کو اذیت دینا مقصد ہے کہ جس چیز کے ساتھ پیار زیادہ ہو اور وہ ہی بندے کے خلاف ہو جائے تو پھر اس کو مزید تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جہنم کا عذاب ویسے بھی دے سکتا ہے۔ مگر فرمایا جو اپنا مال سنبھال کے رکھتا ہے۔ اور سونے چاندی کی زکوٰۃ نہیں نکالتا تو قیامت کے دن اسی مال کو گرم کر کے اس بندے کی پیٹھ کو داغا جائے گا۔ حالانکہ جہنم کا ایندھن تو اور بھی بڑا ہے۔ یہ کیوں کہا جائے گا۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ

یہ ہے وہ جو تم بچا بچا کے رکھتے تھے اور تم نے بڑا پیار رکھا ہوا تھا۔ اس پیارے سے انگارے بنیں اور بدن جھلس جائے تو بندہ مزید پچھتائے گا کہ اچھا تھا میں اس کی زکوٰۃ نکالتا۔ اس نے میرا یہی حشر کرنا تھا۔ اس نے مجھے یونہی جلانا تھا۔ اس وقت اسے زیادہ افسوس ہوگا۔

ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس گواہ اور بھی بڑے ہیں۔ جس کوٹھڑی میں داخل ہو کے اس نے جرم کیا تھا وہ اینٹ بھی گواہ ہے۔ فضا بھی گواہ ہے۔ جہاں دنیا میں دوڑ کے جس جزیرے میں چلا جائے جو بھی جرم کریں وہاں کا ذرہ ذرہ بھی گواہ ہے اور پتہ، پتہ بھی بولتا ہے۔ لیکن رب ذوالجلال اس مقام پر اس گواہی کو بطور خاص ذکر کر رہا ہے کہ جس چمڑے کو تو صاف کر کے بنا کے رکھتا تھا۔ جن ہاتھوں سے تجھے پیار بڑا تھا اور جن قدموں سے تمہیں پیار بڑا تھا۔ دیکھ وہی تیرے خلاف ہو گئے ہیں۔ جب انسان کا بدن، اس کی کھال اور چمڑا اس کے خلاف بول رہا ہوگا تو اس سے مزید اس کو دکھ پہنچے گا۔ پھر اس کو احساس ہوگا کہ کاش میں اس بدن کو اللہ کے راستے میں رگڑ رگڑ کے خرچ کر دیتا۔ میں ان ہاتھوں کو رب کے دین کی خدمت میں مصروف رکھتا۔ میں نے ان کو بچایا ان کو آرام دیا۔ یہ میرے خلاف ہو گئے ہیں اس سے انسان کو ایذا دینا مقصود ہے تا کہ انسان کو جو چیزیں اچھی لگتی ہیں یہی جب اس کے خلاف گواہ ہو جائیں گے تو یہ انسان کیلئے بہت بڑا عبرت کا تازیانہ ہوگا۔ بلکہ قرآن مجید میں ہے۔

یہ اپنی کھال سے جھگڑا کرے گا۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا (پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدہ آیت ۲۱)

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی

جو کچھ آخرت میں ہونا تھا رب ذوالجلال نے پہلے بتا دیا کیوں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے لہٰذا آج بدن کو اللہ کیلئے مصروف رکھو تا کہ کل تمہارے فائدے کی گواہی دیں۔ جب مجرم اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے کیوں ہمارے خلاف گواہی دی؟

تو کیوں کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی یہ کہ اے ہاتھ تیرا کام تو بولنا نہیں تھا تو کیوں بولتا ہے؟ میرا قدم تو کبھی بولا نہیں کرتا تھا، زبان بولتی تھی تو آج کیوں بولا ہے؟ میرے چمڑے تو نے آج باتیں کیں ہیں ایک مطلقاً استعجاب ہے بولنے پر اور پھر خلاف بولنے پر۔ جب یہ اعضا بولیں گے تو کہیں گے

قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدہ آیت ۲۱)

وہ کہیں گے ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے

اَنْطَقَنَا اللّٰهُ

ہم مخلوق رب کی ہیں ہاتھ تیرے تھے مگر مخلوق تیری نہیں تو ہمارے خالق نے ہمیں کہا ہے کہ بولو تو ہم نے بولنا شروع کر دیا۔

اَنْطَقَنَا اللّٰهُ

ہمیں رب نے بلوایا ہے، رب نے ہمیں ناطق بنا دیا۔

یہ رب کی شان ہے جو زبان سے آواز پیدا کر سکتا ہے وہ ہاتھوں سے آواز کو پیدا کر سکتا ہے۔ جو زبان کو بلوا سکتا ہے، وہ قدموں کو بھی بلوا سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ مجرم جب جھگڑا کریں گے، کہیں گے بے وفا نکلے ہو ہمارے ہاتھو! اور بے وفا نکلو ہو قدمو! کیوں بولے ہو؟ وہ کہیں گے کہ بولے اس لئے ہیں کہ رب نے بلوایا ہے، اور دنیا میں تیرے تابع تھے تو نے ہمارے ساتھ ظلم کیا، تو رب کا بے وفا بنا ہم کیسے بے وفائی کریں؟، رب کہے بولو اور ہم نہ بولیں نہیں نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ رب کا حکم ہے اور وہ ہمارا خالق ہے۔ اس نے ہمیں بلوایا ہے اس واسطے ہم بول پڑیں ہیں۔

اس لئے ہر مومن کو ان حواس کے صحیح استعمال کی طرف پوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ خالق کائنات حشر والے دن ان چیزوں کو بلوائے گا۔ لہٰذا اعضاء بولتے چلے جائیں گے۔ پورے بدن میں کمپیوٹرائزڈ نظام ہے۔ جس نے جو کچھ کیا پوری زندگی میں وہ مکمل ہاتھوں کے جرم ہاتھوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ قدموں کے جرم قدموں میں لکھے ہوئے ہیں اور ناجائز چھونے کے جرائم لکھے ہوئے ہیں۔ وہ سارے کا سارا ریکارڈ ان چیزوں سے ظاہر ہو جائے گا۔

آج ہمیں ضرورت ہے کہ ان حواس کو اچھی طرح استعمال کریں تاکہ کل ہمیں کسی ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

﴿انسانی دل ایک گھر کی طرح﴾

امام محاسبی ایک بہت بڑے صوفی ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں۔

مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ بَيْتٍ لَهٗ سِتَّةُ اَبْوَابٍ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳ھ ص، 175 مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

انسانی دل ایسے ہے جیسے گھر ہوتا ہے، ایسا گھر جس کے چھ دروازے ہوں

﴿حواس گھر کے دروازں کی طرح﴾

اور حواس ایسے ہیں جیسے دروازے ہوتے ہیں۔ کہنے لگے انسانی دل کے چھ دروازے ہیں اور وہ کون کونسے ہیں؟

اَللِّسَانُ ،وَالْبَصَرُ وَالسَّمْعُ وَالشَّمُّ وَ الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ

ایک دروازہ زبان ہے، ایک دروازہ آنکھ ہے، ایک دروازہ کان ہیں، ایک دروازہ ناک ہے اور ایک دروازہ دونوں ہاتھ ہیں اور پھر دونوں قدم بھی ایک دروازہ ہیں یہ مجموعی طور پر چھ دروازے ہیں۔

ایک مکان جس کے چھ دروازے ہوں اس کی حفاظت درکار ہیں کہ اس میں کوئی چور داخل نہ ہو۔ انسان کو یہ مطلوب ہے اور انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ شیطان دل پر کنٹرول چاہتا ہے اور مسلمان اپنے دل کو بچانا چاہتا ہے۔ دروازے چھ ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ کہے میں تین پر پہرا دیتا ہوں باقی کو چھوڑتا ہوں۔ جس مکان کے چھ دروازوں میں تین تو کیا ایک بھی کھلا رہ جائے تو کیا وہ چور سے بچ سکے گا؟ نہیں۔ وہ نہیں بچ سکے گا۔ پانچ پر پہرہ لگایا ایک پر پہرہ چھوڑا تو جہاں پہرہ نہیں تھا وہاں سے چور داخل ہو جائے گا۔ تو پھر حفاظت کا مقصد پورا نہ ہوا۔

اس واسطے مومن کیلئے جو حفاظت مطلوب ہے اپنے دل کی،

کیونکہ دل ہے اللہ کی رحمتوں کی دھرتی،

دل ہے عرش کے نظاروں کا ایک مرکز۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتنا پاک وصاف اور اتنا شفاف بھی ہو سکتا ہے

کہ لوح محفوظ کی تحریروں کا عکس اس سے نظر آسکتا ہے

یہ بگڑے تو بگڑتا بگڑتا اتنا بگڑ سکتا ہے

کہ اس کی حیثیت شیطان کے گھر جیسی بھی ہو سکتی ہے۔

چھ دروازوں پر پہرہ ضروری ہے

تو پھر دل میں ایمان کا نور ضروری ہے۔

نور آتا ہے نماز سے،

روزے سے،

حج سے،

زکوۃ سے،

جہاد سے،

صدقہ وخیرات سے

تلاوت قرآن مجید سے

اور جتنے بھی نیکی کے کام ہیں ان سے

اس لئے کہ اس خزانے میں جو کچھ جمع کر لیا ہے اگر دروازے کھلے چھوڑ دیے جائیں تو پھر جو کچھ کمایا تھا اس کے لٹنے میں بھی دیر نہیں لگے گی۔

تو لازم ہوا کہ خزانے میں کچھ رکھتا بھی ہے۔ اور پھر دروازے کو بند بھی رکھے، دروازوں کو صحیح استعمال بھی کرنا ہے۔ صحیح استعمال کیا ہوگا کہ

جب کان کے ذریعے سے اندر نور داخل کرنا ہو تو پھر دروازہ کھول لو۔

جب نور اندر داخل ہو جائے تو پھر دروازہ بند کر لو۔

جب آنکھ کے ذریعے سے دل میں نور داخل کرنا ہو تو دروازہ کھولو

اور جب نور داخل ہو جائے تو پھر دروازہ بند کر لو۔

جب ناک کی قوت شامہ سے نور دل تک پہنچانا ہو تو دروازہ کھولو

اور جب نور داخل ہو جائے تو پھر بند کر لو۔

اگر کوئی شخص ان دروازوں کو نور داخل کرنے کیلئے بھی نہیں کھولتا تو پھر بھی خسارے میں ہے۔ ان دروازوں کو نہ کھولنے کا مطلب یہ ہے کہ

وہ نماز نہیں پڑھتا۔

وہ روزہ نہیں رکھتا،

وہ کان سے حق نہیں سنتا،

آنکھ سے حق نہیں دیکھتا،

زبان سے حق نہیں بولتا۔

ساری زندگی اس کی ایسے گزر جاتی ہے۔ تو پھر اس نے دل کیلئے کوئی چیز کمائی ہی نہیں کہ جس کی حفاظت کی جائے۔ اور جو سب کچھ دن رات کرتا ہے اور پھر دروازے سارے کھلے چھوڑ دے تو ساری کمائی کا فائدہ کیا ہوگا؟

کیونکہ دشمن تو بڑا شاطر ہے وہ تو دروازے توڑنا بھی چاہتا ہے۔ ہر وقت پیچھے لگا ہوا ہے۔

لہٰذا سارے دروازے کھلیں تو پھر بھی بندہ ناکام ہو جائے گا بعض کھلے رہ گئے پھر بھی ناکام

اس واسطے حضرت محاسبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمانے لگے کہ اگر انسان کو دولت ایمان اور عمل کی جو خیرات ملی ہے اس کی حفاظت مطلوب ہے تو پھر کوئی دروازہ بھی کھلا نہ رہنے دے۔ سارے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دروازے وقت پر بند کر دے۔

جب اندر شیطان کے آنے کا وقت ہو تو اس وقت دروازے کھلے رہ گئے تو سب کچھ لٹ جائے گا۔ یہ ہمارے موضوع کا مرکزی خیال ہے اور روح ہے کہ حواس کی تطہیر اور حواس کا صحیح استعمال ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ دل نور ایمان سے چمکے گا اور صحیح استعمال کی وجہ سے نور ایمان برقرار بھی رہے گا۔ اگر استعمال غلط ہو گیا تو پھر جو کچھ کمایا ہے معاذ اللہ وہ بھی رائیگاں ہو جائے گا۔ پھر انسان گرتے گرتے حیوانوں سے بھی بدتر ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں امام محاسبی ان کی وضاحت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں

زبان اور اس کا فرض

فَفَرْضُ اللِّسَانِ

زبان کا جو دروازہ ہے اس کا فرض کیا ہے؟

فَفَرْضُ اللِّسَانِ الصِّدْقُ فِي الرِّضَا وَ الْغَضَبِ

زبان کے دروازے کا فرض سچائی ہے۔ اور سچائی اس انداز کی کہ خواہ حق کڑوا ہو خواہ حق میٹھا ہو، زبان کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ سچائی پر قائم رہے۔

اور پھر اپنی زبان سے کسی مومن کو تکلیف نہ دے۔

اپنی زبان کو ذکر اللہ میں، دعوت الی الحق میں،

کلمہ کی سربلندی میں مصروف رکھے۔

اپنی زبان کو چغلی میں، غیبت میں

اور بہتان میں بالکل نہ آنے دے۔

جس وقت کلمہ حق کی سربلندی کیلئے بھی زبان نہیں کھولے گا

پھر بھی مجرم بن جائے گا۔

اور جس وقت یہ غیبت کیلئے کھولے گا تو اب بھی مجرم بن جائے گا۔

تو زبان کا جو استعمال ہے وہ یہ ہو گا جس وقت حق کے اظہار کی ضرورت ہو تو اس میں بے دریغ بولے اور حق کی حمایت میں اپنی زبان کا کردار پیش کرے۔ جہاں جہاں زبان کے بولنے سے خسارہ ہوتا ہے ایمانی خسارہ، دنیا کا خسارہ مقصود نہیں۔ زبان کے بولنے سے ایمانی خسارہ ہوتا ہو تو اپنی زبان کو خاموش رکھے۔ جس وقت اس پہرے میں اپنی زبان کو رکھے گا تو صرف زبان کی حفاظت نہیں ہو گی بلکہ اس کو جنت کا سرٹیفکیٹ بھی قرار دیا جائے گا۔

دو چیزوں کی ضمانت پر جنت کا انعام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی حفظ اللسان: ج2،ص958 قدیمی کتب خانہ کراچی)

دو جبڑوں کے درمیان جو چیز ہے اور دو ٹانگوں کے درمیان جو چیز ہے ان کے بارے میں مجھے جو بندہ ضمانت دے دے کہ میں ان کو ناجائز استعمال نہیں کروں گا تو اس کے لئے جنت کی ضمانت میں دیتا ہوں۔

تم مجھے ضمانت دو کہ احتیاط کریں گے، حق ادا کریں گے، جتنا بڑا انعام ہے اور

Scanned by CamScanner
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلہ ہے۔ اس زبان کو جس وقت ایک انسان صحیح استعمال کرتا ہے۔ تو محبوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دو ضمانتیں مجھے دے دے میں ضامن ہوں کہ اللہ سے جنت لیکر اس کو دوں گا۔

یہ وہ بندہ نہیں کہہ سکتا جس کے پلے (معاذ اللہ) کچھ نہ ہو یہ وہی کہہ سکتا ہے جس کو چابیاں جنت کی دی گئی ہوں۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا میں ضامن ہوں اس کو جنت لیکر دوں گا یہ میری بات پر پہرہ دے جو کہہ رہا ہوں اور اس کا حق ادا کرے۔

زبان کا سخت مواخذہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ

(سنن ترمذی کتاب الایمان عن رسول اللہ ﷺ باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ: ج 2 ص 545 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اپنی زبان کو روک کے رکھو تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم جو زبان سے گفتگو کرتے ہیں اس پر بھی ہم سے مواخذہ کیا جائے گا۔

یعنی جب یہ سوال سامنے آ رہا تھا کہ زبان چھوٹی سی ہے اس کے حرکت کرنے سے نقصان کیوں ہوتا ہے؟ اور زبان پھسلے تو جہنم میں بھی جا گرتا ہے۔ یہ زبان کی پھسلن ہے کلمہ کفر، جب کفر کرتا ہے تو زبان سے کرتا ہے۔ جب کوئی گستاخی کرتا ہے اور زبان سے کلمہ کفر بولتا ہے تو وہ مرتد اور کافر بن جاتا ہے۔ اس کی پھسلن بڑی خطرناک ہے۔

جب یہ صحیح چلتی ہے تو بندے کو کفر سے نکال کے مومن بناتی ہے۔ اس وقت بھی زبان ہی چلی جب دل میں تصدیق آ گئی اور زبان نے اظہار کر دیا، تو یہ مومن بن گیا۔ اور اگر

معاذ اللہ ایسا ہو گیا کہ پھر ایمان کے بعد زبان غلط چلی اور کلمات کفر بولے تو پھر زبان سے پھسلنے کی وجہ سے وہ جہنم کی گہرائی میں جا گرا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب تعجب کیا جا رہا تھا کہ زبان کا معاملہ اتنا خطرناک ہے تو آپ نے فرمایا معاذ سنو!

فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ

(سنن ترمذی کتاب الایمان عن رسول اللہ ﷺ باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ: ج 2 ص 545 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اے معاذ تجھے تیری ماں روئے جتنے بندے تمہیں جہنم میں گرے ہوئے نظر آئیں گے، اپنے نتھنوں کے بل وہ اسی زبان کی وجہ سے ہوں گے۔

یعنی ان کو الٹا کر کے جہنم میں گرایا جائے گا۔ وہ سارے زبان کے مارے ہوئے ہوں گے۔

ان کو زبان ہی لے ڈوبی، زبان ابوجہل کو لے ڈوبی، زبان عتبہ، شیبہ کو لے ڈوبی، زبان سے اگر وہ اقرار کر جاتے اور دل سے گواہی دے دیتے تو بچ جاتے۔

جو لوگ جہنم میں الٹے کر کے ڈالے گئے وہ اس زبان کی وجہ سے ہے۔ جو جہنمی بنے ہیں وہ اس زبان کے کیے دھرے کی وجہ سے ہے۔ یہ زبان کا کرتوت ہے، یہ زبان کا کمایا ہوا ہے، یہ زبان کا معاملہ ہے، جہنم میں تمہیں ایسے لوگ ملیں گے جن کو جہنم میں الٹا کر کے ڈالا گیا ہے۔

ایک شخص کسی کو اذیت دیتا ہے کسی کو مارنا چاہتا ہے۔ قریب جا کے اس کو مارے گا ہاتھ یا آلے سے مارنا چاہتا ہے تو وہ آلے سے فائر کرے گا اور تیر کیلئے کمان پکڑے گا۔ لیکن

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زباں سے تیر مارنے کیلئے نہ قریب جانے کی ضرورت ہے، نہ اسلحہ استعمال کرنے کی ضرورت ہے جہاں بیٹھا ہے وہیں سے بولے گا تو پتھر جا لگے گا۔ یہ اتنی تیز ہے یہ زندہ کو ہی نہیں جو دنیا سے چلا جائے اس کے پیچھے سے بھی جا کر حملہ کرتی ہے۔

اس واسطے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ زبان کا معاملہ ہے۔ اس کے مارے ہوئے تمہیں جہنم میں ملیں گے۔ زبان نے ان کو اس حد تک پہنچا دیا کہ وہ لوگ اس کی وجہ سے جہنمی بن گئے۔

﴿ہر بولنے والے کے پاس اللہ﴾

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَ لِسَانِ كُلِّ قَائِلٍ فَلْيَنْظُرْ عَبْدٌ مَاذَا يَقُولُ

(شعب الایمان فصل فی فضل السکوت حدیث ۴۸۲۳)

جو انسان بولتا ہے تو اس کی زبان کے پاس اللہ ہے۔ تو بندے کو غور کرنا چاہیے کہ وہ کیا کہتا ہے۔

یعنی زبان کا بولنا اتنا سیریس مسئلہ ہے کہ اس کی زبان کے پاس اللہ ہے۔ حالانکہ ویسے بھی اب ہر جگہ موجود ہے۔

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (پارہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۱۶)

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں

لیکن فرمایا کہ زبان کا معاملہ چونکہ بہت حساس ہے۔ بولتے وقت کوئی بندہ بے خبری میں نہ بولے، سمجھے کہ میرے جملوں کے رب قریب ہے اور وہ سن رہا ہے۔ اگر غلطی ہو گئی تو میں کیسے بچ سکوں گا؟

﴿بولنا سونا تو خاموشی چاندی﴾

حکماء کہتے ہیں۔

اِنْ كَانَ الْكَلَامُ ذَهَبٌ فَالسُّكُوْتُ فِضَّةٌ

اگر بولنا سونا بھی ہو تو خاموشی پھر بھی چاندی ہے۔

حضرت ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالیٰ جو بہت بڑے صوفی ہوئے ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ وہ کتنی باتیں دن میں فضول کر دیتا ہے۔

صحابہ کا قول ہے کہ

فَاِنَّ الرَّجُلَ يُسْاَلُ عَنْ فُضُوْلِ كَلَامِهِ كَمَا يُسْاَلُ عَنْ فُضُوْلِ مَالِهِ

(الاحیاء العلوم ج ۸ ص ۲۱۲)

جیسے مال فضول ہو تو اس کا حساب ہو گا ایسے ہی کلام فضول ہو تو اس کا بھی بندے سے حساب ہو گا کہ اتنی فضول باتیں کیوں کیں؟

ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ انسان فضول باتوں سے کیسے بچ سکتا ہے؟

لَوْ كُنْتُمْ تَشْتَرُوْنَ الْكَاغَذَ اَيِ الْوَرَقَ لِلْحَفَظَةِ لَسَكَتُّمْ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْكَلَامِ

"اگر تم کراماً کاتبین کیلئے کاغذ خریدتے تو تم بہت سی گفتگو سے باز آ جاتے"

اگر یہ ہوتا کہ سٹیشنری کا بندوبست تمہارے ذمے ہے۔ کاغذ فرشتوں کو تم نے فراہم کرنا ہے۔ تمہارے جو کراماً کاتبین ہیں ان کو لکھائی کیلئے جو کاغذ چاہیے وہ تم نے دینا ہے۔ تو پھر پتہ چلتا بندہ کتنا فضول بھی بولتا ہے۔ روزانہ رجسٹر ختم ہو جاتا وہ کہتا کہ نیا رجسٹر لے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے تو وہ دوسری تیسری رات ختم ہو جاتا۔

اگر رجسٹر بندوں کو خود خریدنا ہوتا پھر پتہ چل جاتا کہ میرا معاملہ کتنا ہو چکا ہے۔لہٰذا مجھے اپنی زبان کے لفظوں کے لحاظ سے پابندی کرتی ہے۔

﴿آنکھ اور اس کا فرض﴾

وَ فَرْضُ الْبَصَرِ الْغَضُّ عَنِ الْمَحَارِمِ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳: ص 177 مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

دوسرے نمبر پر آنکھ کا فرض کیا ہے؟

آنکھ کا فرض سب سے بڑا فرض ہے۔

اَلْغَضُّ عَنِ الْمَحَارِمِ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳: ص 177 مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

آنکھ سے غیر محرم کو دیکھنے سے اجتناب کرے۔آنکھ غیر محرم کو دیکھنے سے بند رہے۔یہ اللہ کی طرف سے انسان کیلئے سب سے بڑا فرض ہے یہ حواس کے صحیح استعمال اور غلط استعمال کی وضاحت ہو رہی ہے۔

آنکھ کو کھلا چھوڑ دیا جائے کہ یہ جدھر چاہے چرتی پھرے تو یہ مومن کی آنکھ نہیں ہے۔

اس صورتحال میں اسے دیکھنا ہے کہ آنکھ میری ہے اور میں رب کا بندہ ہوں اور رب سے میں نے کہا ہے کہ میرے رب تیری مرضی پر میں نے زندگی بسر کرنی ہے۔تو میرے رب آنکھ کا استعمال ویسا ہوگا جس کے استعمال سے تو راضی ہوتا ہے۔

وَتَرْكُ التَّطَلُّعِ حُجُبٌ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳: ص 177، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

جن چیزوں سے ان کو روکا گیا ہے ادھر جھانکنے سے منع کر دے۔تو پھر صحیح استعمال ہو جائے گا۔

﴿ناجائز دیکھنا شیطان کا تیر﴾

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳: ص 179، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

(شعب الایمان کتاب الرقاق باب النظر سہم من سہام ابلیس حدیث ۹۸۸۷)

نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

یہ زبان سے بھی زیادہ خطرناک ہے کہ

شیطان جن تیروں سے چھلنی کرتا ہے۔

شیطان جن تیروں سے تقوے کی چادریں تار تار کرتا ہے۔

جن تیروں سے انسان کے طہارت کے لباس کو پھاڑتا ہے۔

ان تیروں میں سے ایک تیر آنکھ ہے۔

آنکھ کا کتنا سخت مسئلہ ہے اور کتنا سخت معاملہ ہے۔رسول اکرم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھ تمہاری ہے اگر صحیح رکھو گے تو تمہارا فائدہ ہوگا اگر غلط رکھو گے تو پھر آنکھ تمہاری ہے اور تیر شیطان کا ہے۔

اگر اس آنکھ نے ناجائز دیکھا تو پھر شیطان نے تیر اپنے کنٹرول میں کر لیا جس کی وجہ سے تقویٰ ختم، طہارت ختم، نیکی ختم ہو جاتی ہے اگر آنکھ صاف نہ رہے۔لیکن اگر آنکھ

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاف ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا نور اور سرور ہے۔

ایمان کی تازگی آنکھ کی حفاظت میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ تَرَكَه‘ مِنْ خَوْفِ اللّٰهِ اَعْطَاه‘ اللّٰهُ اِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَه‘ فِيْ قَلْبِه

(شعب الایمان کتاب الرقاق باب النظر سہم من سہام ابلیس حدیث ۷۹۸۸)

اگر کسی کی نگاہ غیر محرم کی طرف اٹھ گئی تو فوراً اسے خیال آ گیا اس نے اپنے آپ کو روک لیا۔ محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں اس کو اس طرح روکنے پر اللہ تعالیٰ ایمان کی نئی چاشنی اور لذت عطا فرمائے گا۔

آج لوگ جھوٹی لذتیں تلاش کرتے ہیں اور جھوٹی چیزوں سے لذتیں تلاش کرتے ہیں۔ تجربہ کر کے دیکھ لو محبوب علیہ السلام کا ایک ایک حرف آج بھی گواہی دے رہا ہے کہ اگر کسی کی آنکھ بہک گئی اور غیر ارادی طور پر بھی کہیں جا پڑی اور نبی علیہ السلام کا فرمان اس کو یاد آ گیا کہ نبی علیہ السلام نے یوں دیکھنا حرام کیا اور میرے رب نے یوں دیکھنا حرام کیا۔ فوراً آنکھ بند کرے تو محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں اس کو نیا ایمان ملے گا۔

یعنی ایمان جو حاصل ہے اس میں نئی زندگی آ جائے گی کیسی زندگی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَجِدُ حَلَاوَتَه‘ فِيْ قَلْبِه

اسے واقعی محسوس ہوگا کہ اللہ نے مجھے ایمان کی نئی شان عطا فرمادی ہے۔

آنکھ کی حفاظت پر حور سے نکاح

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ غَضَّ بَصَرَه‘ عَنِ النَّظْرِ الْحَرَامِ

جو بندہ اپنی آنکھ کو نظر حرام سے بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو کیا دے گا۔

زَوَّجَه‘ اللّٰهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

اللہ تعالیٰ ایک نظر پر جو اس نے اپنی آنکھ برائی، فحاشی کی طرف اٹھانے سے بند کر لی تھی، اللہ تعالیٰ اس کی حور عین سے شادی کرے گا۔

حَيْثُ اَحَبَّ

وہ جہاں چاہے گا رہے گا۔

ناجائز دیکھنے والا قیامت کے دن اندھا

وَمَنِ اطَّلَعَ فَوْقَ بُيُوْتِ النَّاسِ

جو بندہ لوگوں کے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر جھانک کے دیکھتا ہے۔ لوگوں کی دیواروں کو پھلانگ کر دیکھتا ہے۔ لوگوں کے دروازوں کے سوراخوں سے دیکھتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

حَشَرَه‘ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى

اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو جو آنکھیں دی تھیں ان کا اس نے صحیح استعمال نہ کیا۔ تو یہ قیامت کے دن نابینا اٹھایا جائے گا۔ اور جس شخص نے پابندی کی تو اس کی شادی حور عین سے ہوگی۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ اہل حق کا مذہب ہے کہ وہ ثواب پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہیں۔طلب ثواب میں کوئی قباحت نہیں ہے۔اور کوئی اپنی آنکھ اس لئے پاک وصاف رکھتا ہے کہ حور عین سے شادی ہو جائے تو حرج اس میں بھی نہیں مگر حق پرستوں کا جو پہلا طبقہ ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم اس لئے پاک رکھیں گے کہ آنکھ پاک رکھنے سے رب راضی ہوتا ہے۔حور کا معاملہ اپنی جگہ ہے ہم نے اپنی آنکھ اس لئے پاک رکھنا ہے کہ ہمارے رب نے ہمیں آنکھ پاک رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔

کان اور اس کا فرض

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو ہمیں نصاب دیا گیا اس میں کانوں کا بھی حساب ہے۔یہ نصاب کلام، زبان اور نظر کے تابع ہے۔مطلب یہ ہے کہ جس کو دیکھنا حرام ہے اس کی بات سننا بھی حرام ہے۔جس کی طرف نگاہ حرام ہے اس کی بات سننا بھی حرام۔سوائے چند شرعی ضرورتوں کے غیر محرم عورت اس کی آواز کو سن سکتی ہے۔کوئی دین کا مسئلہ بیان کرے تو عورت اسکی آواز کو سن سکتی ہے ورنہ یہ پابندی لگا دی گئی کہ جس کو دیکھنا ناجائز ہے لذت لینے کیلئے اس کیساتھ فون پر باتیں کرنا بھی حرام ہے۔شریعت مطہرہ میں یہ صورتحال ہے جس کو آنکھوں سے دیکھنا حرام ہے لذت لینے کیلئے اس کی باتیں سننا بھی حرام ہے۔

وَفَرْضُ السَّمْعِ تَبَعٌ لِلْكَلَامِ فَكُلُّ مَا لَا يَحِلُّ لَكَ الْكَلَامُ فِيهِ وَ لَا النَّظَرُ إِلَيْهِ لَا يَحِلُّ لَكَ اِسْتِمَاعُهٗ وَلَا التَّلَذُّذُ بِهٖ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳ھ:ص، 180 مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کو نصاب دیا

کانوں کا نصاب یہ کہ یہ کلام کے تابع ہیں تو ہر وہ چیز جس میں تیرے لئے کلام کرنا جائز نہیں اور جس کی طرف دیکھنا جائز نہیں تو ہر اس چیز کا سننا اور اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں۔

یہ نصاب وہ نہیں کہ جو آج ہم کسی دار الافتاء میں بنائیں یا کسی پارلیمنٹ میں گھڑیں۔یہ نصاب وہ ہے جو عرش پہ بنایا گیا اور محبوب علیہ السلام نے ہمیں پڑھ کے سنایا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک بدکاری ہے۔

اگر کوئی بندہ ایسی باتیں سن کر لذت لے گا جو شریعت نے حرام کی ہیں۔تو اس کو کانوں کا زنا کہا جائے گا۔آنکھوں کا زنا، زبان کا زنا۔

ہمارے محبوب علیہ السلام نے باقاعدہ ان کے نام لئے۔اگر کام ناجائز ہے تو پھر بدکاری ہے۔وہ انسان گندہ ہے جس کی آنکھیں بدکار ہوں۔جس کے کان بدکار ہوں جس کی زبان بدکار ہو۔

لیکن مومن کی شان یہ ہے کہ خود بھی پاک دامن ہوتا ہے اس کے اعضا بھی پاک دامن ہوتے ہیں۔

صراط مستقیم کی آواز اور اسکا پیغام

آج ان باتوں کو فیشن کی ڈھول میں مٹایا جا رہا ہے اور اس جرم کو جرم نہیں سمجھا جا رہا، اس کو کوئی گناہ نہیں سمجھ رہا، یہ گناہ جو ہر وقت ہو رہے ہیں اور حواس کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔

اسلام کا کارواں کافی صدیوں کا سفر طے کر آیا ہے۔آج جو پیدا ہوا اسے نہ ایسی

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محافل ملیں جو انہیں سمجھاتا۔ بس وہ پڑھتے پڑھتے انگلش سٹائل میں آگے نکل گیا۔ اس کو کلمہ سیدھا نہیں آتا اس کو حواس کا نصاب کون بتائے گا۔

تو صراط مستقیم کی آواز اور ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ جو عرشی نصاب ہے فرش والوں کے سامنے اس کی وضاحت کی جائے۔ فرق ہونا چاہئے ایک کتے میں اور ایک مومن میں ، کتا اپنی مرضی کے مطابق چلتا ہے، اپنی مرضی کے مطابق بولتا ہے اور مرضی کے مطابق دیکھتا ہے۔ اور جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے۔ لیکن جو اللہ کا بندہ ہے اپنی مرضی پہ نہیں بلکہ وہ اپنے رب اور اپنے محبوب علیہ السلام کی مرضی پر دن گزارتا ہے۔

یہ بات بھی پیش نظر ہے کہ کانوں کے نصاب میں یہ نہیں ہے کہ صرف غیر محرم کی آواز سننا حرام ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آوازیں ہیں۔

مثلاً غیبت کی آواز، گانے کی آواز کو سننے سے بھی کانوں کی طہارت ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے بھی استعمال درست نہیں رہتا۔

﴿گانے کے بارے سوال اور اسکا جواب﴾

سُئِلَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سِمَاعِ الْغِنَاءِ؟

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳ھ: ص 180، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے پوچھا کہ گانا سننا جائز ہے اور مزامیر سے جو آواز نکلتی ہے وہ آواز سن لیں تو جائز ہے۔ تو انہوں نے آگے سے سوال کر دیا: فرمانے لگے:

اِذَا مَيَّزَ اللّٰهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ يَقَعُ الْغِنَاءُ؟

جب رب ذوالجلال قیامت کے دن حق باطل کا فیصلہ کرے گا اور ان کو جدا جدا کرے گا

حق ایک طرف اور باطل ایک طرف تو تم مجھے یہ بتاؤ یہ گانے کس طرف ہوں گے۔

قِيْلَ فِي حَوْزِ الْبَاطِلِ

تو سائل کہنے لگا کہ یہ باطل میں ہونگے پھر فرمانے لگے۔

فَأَفْتِ نَفْسَكَ

پھر مجھ سے نہ پوچھ اپنے نفس سے پوچھ اور خود مفتی بن کر فتویٰ دے۔

پھر تو مجھ سے کیوں پوچھتا ہے؟ کہ گانا سننا جائز ہے۔ مجھ سے کیوں پوچھتا ہے؟ کہ میوزک جائز ہے۔ جانتا تو تو خود بھی ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اس وقت ڈھول، باجے، مزامیر کہاں رکھے جائیں گے خود کہتا ہے باطل میں رکھے جائیں گے

فَأَفْتِ نَفْسَكَ

اپنے نفس سے فتویٰ لے اور اپنے آپ کو سمجھا۔

میرے فتویٰ کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو یہ دو چیزیں ہیں جس کی وجہ سے بندے کے کان خراب ہوتے ہیں۔ یہ سارا غلط استعمال ہے۔

صحیح استعمال وہ ہوگا جو حق کو سننے میں اور حق کو سمجھنے میں، قرآن کی تلاوت سننے میں اور نبی علیہ السلام کی ثنا خوانی سننے میں حق کا درس سننے میں جو کان شرکت کریں گے اس وقت ان کے استعمال کو صحیح استعمال قرار دیا جائے گا۔

﴿کان اور اس کا کردار﴾

وَ لَيْسَ مِنْ جَارِحَةٍ اَشَدُّ ضَرَراً عَلَى الْعَبْدِ بَعْدَ لِسَانِهِ مِنْ سَمْعِهِ

امام محاسبی کہتے ہیں کہ ایک انداز کانوں کا ایسا ہے کہ زبان کے بعد جتنا یہ خطرناک ہے

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتنا دیگر حواس میں سے کوئی خطرناک نہیں۔

لِاَنَّهٗ اَسْرَعُ رَسُوْلٍ اِلَى الْقَلْبِ

دل تک جو بات سب سے تیز پہنچتی ہے تو وہ کان کے ذریعے سے پہنچتی ہے۔

یعنی کہیں آپ جا کر بیٹھے اور دیکھنا سننا کچھ نہیں تو پتہ نہیں چلے گا کہ کیا واقعہ ہوا تھا، دیکھنے سے کچھ پتہ نہ چلا، کہیں جا کر بیٹھے اور سارا دن مصروف رہے لیکن کانوں میں کوئی بات نہ پڑی تو کچھ معلوم نہیں ہوگا۔ جب آواز کانوں میں پڑتی جائے گی، دل تک پہنچنے میں سیکنڈ بھی نہیں لگے گا فوراً دل تک پہنچے گی۔

جب کوئی خبر پہنچی کہ تمہارا فلاں عزیز فوت ہو گیا تو یہ خبر کان نے سنی اٹیک دل کو کیوں ہو گیا؟ اس واسطے دل کا اٹیک ہوا کہ اصل معاملہ دل کا ہے۔ اور دل تک بات پہنچتی ہے دل تک بات پہنچنے میں دیر نہیں لگتی۔ ایسا نہیں ہے کہ کان تک بات پہنچے اور وہاں رک جائے دل تک بات نہ پہنچے۔ بلکہ کان میں آنے والی آواز ایک سیکنڈ میں دل تک پہنچتی ہے۔

پھر کانوں کے آگے کوئی حجاب ہونا چاہیے کہ کان میں ایک کنوے کا راستہ اور کنواں ایسا ہے جس میں زہر پڑ گیا تو نکالنا بڑا مشکل ہے۔ کانوں کے آگے کوئی حجاب ہونا چاہیے تاکہ ایسا نہ ہو جس کی جو مرضی آئے وہ کانوں میں زہر ڈالتا رہے۔

بدعقیدگی اور گندی باتیں کانوں میں پہنچیں گی اگر کان کھلے رہیں گے۔

﴿بدعتی کی بات نہ سن ورنہ نقصان ہوگا﴾

حضرت وکیع بن جراح رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے صوفی، سالک اور تبع تابعین میں ان

کا بہت بڑا نام ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

سَمِعْتُ كَلِمَةً مِّنْ مُّبْتَدِعٍ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳ھ: ص، 181 مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

ایک بدعتی کا میں نے ایک کلمہ سن لیا۔

اس وقت جو فلاسفہ کے مذہب پر چلنے والے تھے معتزلہ اور خوارج۔

میں نے ایک بدعتی کی آواز سنی

مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً

مجھے وہ بات سنے بیس سال ہو گئے ہیں۔

مَا اسْتَطِيْعُ اِخْرَاجَهَا مِنْ اُذُنِيْ

کوشش کر بیٹھا ہوں آج تک وہ کانوں سے نکل نہیں رہی۔

بیس سال پہلے اس بدعتی سے ملاقات ہوگئی اس نے ایک بات کہہ دی اور میرے کان میں داخل ہوگئی۔ میں اتنی کوشش کر چکا کہ میں اپنے کانوں کو صاف کروں وہ بات باہر نکالوں۔

بیس سال سے میں نے چلے بھی کاٹے، مجاہدے بھی کیے، ریاضتیں بھی کیں، لیکن آج تک وہ بات میرے کان سے باہر نہیں نکل سکی۔

یعنی اتنا اہم معاملہ ہے کہ کان میں داخل ہونے والی چیز کو نکالے کون؟

کان میں داخل ہونے میں رکاوٹ کیا ہے؟ کان کھلا ہے جو چیز سنے گا وہ کان میں داخل ہوجائے گی۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿ظالم کے پاس مت بیٹھیں﴾

یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۶۸)

تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

جو بدعتی اور ظالم لوگ ہیں کافر، یہودی عیسائی اور مرزائی ان کے ساتھ بیٹھو ہی نہیں ورنہ کان میں چیز داخل ہو جائے گی پھر اس کنوے سے نکالنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔

﴿حضرت طاوس رحمہ اللہ تعالیٰ کا اپنا طریقہ﴾

حضرت طاوس رحمہ اللہ تعالیٰ کا عمل یہ تھا کہتے ہیں:

اِذَا اَتَاہُ مُبۡتَدِعٌ سَدَّ اُذُنَیۡہِ

جب کوئی بدعتی آجاتا تو وہ اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیتے کہ اس کی بات میرے کانوں میں داخل نہ ہو۔

﴿حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا شریعت پہ عمل﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل یہ تھا کہ اگر کہیں سے سرنگی، ڈھول یا مزامیر کی آواز آگئی ہے تو کانوں میں انگلیاں دے لیتے تھے کہ ہمارے کان گندے نہ ہو جائیں۔ ان کا استعمال درست رہے۔ تو یہ انسانی کانوں کا بڑا حساس معاملہ ہے۔ جو کانوں میں چیز چلی جاتی ہے وہ دل میں شامل ہو جاتی

ہے۔ اگر انسان محتاط بھی نہ ہو تو کانوں سے وہ شیٔ سیدھی دل میں داخل ہو جائے گی۔ بدعقیدگی ہے تو گندا داغ لگائے گی، پھر وہ گندگی بڑھتی چلی جائے گی اور پھر سارا دل سیاہ نگری بن جائے گا۔

﴿برے دوست سے بچنا ضروری﴾

خواس کا صحیح استعمال بڑا لازم ہے۔ ایسے دوست کو اپنا دوست نہ بناؤ جس میں کوئی کجی موجود ہو۔ خواہش کا پجاری ہو، نام نہاد روشن خیال یہود و نصاریٰ کا ایجنٹ ہو، یا بدعقیدگی کا وہ مریض ہو۔ اس کے بیٹھنے سے تم کتنا بھی پہرہ لگا لو کبھی تو غافل ہو جاؤ گے ان کی بات کان میں داخل ہو جائے گی۔ لیکن جب وہ بات کان میں آگئی تو آگے اس کو روکنے کا کوئی دروازہ بھی نہیں ہے ایسا نہیں ہے کہ ایک دروازہ سے چلی جائے اور دوسرا بند کر دیا جائے۔ کان میں داخل ہوگئی تو دل میں سیدھی جائے گی۔ اگر دل میں چلی گئی تو بھی دل سب سے بڑا مقام تھا جسے بچانا تھا۔ جب دل میں پہنچ گئی تو دل میں گندے اثرات پیدا ہونا شروع ہو جائیں گے پھر بڑی محنت کے بعد جا کر دل کا آئینہ ستھرا ہوگا۔

اس واسطے آغاز میں ہی اپنے کانوں پر پہرہ لگایا جائے تاکہ کوئی چور کان کے راستے سے دل کی دھرتی میں داخل نہ ہو سکے۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿قوت شامہ (سونگھنا) اور اس کا فرض﴾

فَرْضُ الشَّمِّ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳ھ ص، 184 مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

قوت شامہ کا بھی ایک نصاب ہے۔

تَبَعٌ لِلسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

یہ آنکھ اور کان کے تابع ہے۔

ہر وہ چیز جس کو سننا حرام ہے، جس کو دیکھنا حرام ہے اس کے لحاظ سے بعض چیزیں ایسی آئیں گی کہ جن کو سونگھنا بھی حرام ہو جائے گا۔ تو قوت شامہ کو بھی کھلا نہیں چھوڑ جا سکتا۔ قوت شامہ کا ایک باقاعدہ نصاب ہے۔

﴿حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا روشن کردار﴾

ہمارے اسلاف نے اتنی پابندی کی کہ

قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳ھ ص، 184 مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ

اَنَّہٗ اُتِیَ بِمِسْكٍ فَاَمْسَكَ عَلٰی اَنْفِہٖ

آپ کے پاس علاقہ کے مال میں کستوری آجاتی تھی تو اپنی ناک بند کر لیتے تھے

فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ ذَالِكَ؟

آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

هَلْ يُنْتَفَعُ مِنْهُ اِلَّا بِرَائِحَتِهٖ

فرماتے تھے کہ ہر وہ چیز جو بیت المال میں ہو وہ اوروں کیلئے حرام ہے۔ اور خوشبو کا استعمال یہی ہے کہ اس کو ناک سے سونگھا جائے۔

تو میں اس لئے اپنی ناک کو بند کر دیتا ہوں تا کہ جس کا استعمال جائز نہیں وہ میری ناک میں داخل نہ ہو سکے۔ یعنی یہ تقویٰ کا اعلیٰ معیار تھا اور پرہیزگاری تھی۔

اور ہمیں بھی اس کورس کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

﴿قوت لامسہ (چھونا) اور اس کا فرض﴾

وَفَرْضُ اللَّمْسِ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳ھ ص، 184 مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

قوت لامسہ کا بھی ایک نصاب ہے۔

اس میں بھی بڑی کوتاہی برتی جارہی ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا ہاتھ یا جسم کا کوئی حصہ غیر محرم سے چھو جائے تو فرمایا یوں ہے جیسے خنزیر ہو اور وہ بھی گندگی اور کیچڑ میں پوری طرح ڈوبا ہوا ہو اس کو بدن لگے تو جتنی تمہیں نفرت ہے اتنی نفرت اس کام سے بھی ہونی چاہیے۔

یہ نہیں کہ وہ عورت (معاذ اللہ) کوئی ایسی ہے۔ عورت اپنے تقدس پر قائم ہے لیکن حرمت کی وجہ شبہ بیان کرنا مقصود تھی کہ جیسے تم خنزیر کو ہاتھ لگانا اور خنزیر بھی وہ جو گندگی میں لت پت ہو اس کو پسند نہیں کرتے۔ تم سمجھتے ہو کہ ہمارے لئے حرام ہے ایسے ہی غیر محرم کے ساتھ اپنے بدن کے مس ہونے کو بھی حرام جانو۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قوت لامسہ کی پابندیوں سے صرف نظر

قوت لامسہ یعنی جو چھونے کی قوت ہے اس کے لئے بھی پابندیاں ہیں۔

آج معاذ اللہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آپس میں سلام، مصافحہ اور اس طرح کے انداز پائے جاتے ہیں اور پھر یہ نہیں کہ نہایت بدمعاش قسم کے لوگ ہوں ان میں یہ صورتحال ہو بلکہ مہذب خاندانوں میں شادیوں پر لڑکوں اور لڑکیوں کے ایسے معاملات کو اور گھروں میں بھی ان میں کوئی حرج نہیں سمجھا جارہا اور اس پر کوئی توجہ نہیں دی جارہی۔

یہ قوت لامسہ کا نصاب ہے۔ اگر کوئی شخص کسی غیر محرم کے ساتھ اپنا ہاتھ لگایا تو شریعت میں اس نے حرام کام کا ارتکاب کیا۔

اس واسطے ہماری سوسائٹی کے جو انداز بدلتے جارہے ہیں شیطان اپنی کوشش میں ہے اور رحمان کے بندے اپنی کوشش میں ہیں۔

شیطان چاہتا ہے سب کچھ مٹ جائے، مسلمانوں کی جو حدیں بنی ہوئی تھیں وہ مٹ جائیں۔

یہی دکھ ہے کہ ہمارے خلاف این جی اوز کہتے ہیں کہ یہ فلاں ہماری آزادی سلب کرنا چاہتے ہیں یہ ہمارے فنکشن میں مداخلت کرتے ہیں۔ اور ہمارے ریفرشمینٹ کے پروگراموں میں بھی مداخلت کرتے ہیں کہ انسان تھکا ہوا ہوتا ہے۔ اسے تفریح کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو یہ تفریح ہے ہمیں ملنے بھی نہیں دیتے، ہاتھ لگ جائے تو کہتے ہیں حرام ہے۔

ادارہ صراط مستقیم حق کا داعی

ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ افرنگی دکانوں کے کھلونو!

یہ ہمارا اپنا مسئلہ نہیں بلکہ ہمارے رب عزوجل کا حکم ہے۔ اور رب عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے، ہم ان کی اس دعوت کے وکیل ہیں اور ادنیٰ سے خادم ہیں۔ اس واسطے یہ ہم پر حق بنتا ہے کہ جب ایک طرف شیطان اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ حکومت کی سرپرستی میں ایسے دھندے کروا رہا ہے۔ تو ہم اس کے مقابلے میں قرآن وسنت کا نور عام کریں۔

ارباب حکومت کے حیاء باختہ معمولات

جب وہ مناظر اخبار پر چھپتے ہیں تو شرم آتی ہے۔ ایک وزیر خاتون جو ہمارے ملک پاکستان کی ہے اس نے کسی امریکی کنجر کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہوا ہو اور اس سے ملاقات کر رہی ہو یا وہاں کی کوئی ایسی کنجری آجائے ہمارے وزیر اور ارباب حکومت اس کے ہاتھ تھام رہے ہوں یا ملاقات اس انداز میں کہ بدن مس ہو رہا ہو یا کر رہے ہوں تو یہ نظریہ پاکستان پر آرا چلانے کے مترادف ہے۔ وہ بیس لاکھ مسلمانوں کا خون جو اس ملک کی بنیادوں میں شامل ہے۔ یہ پاکستان اس لئے بنایا تھا کہ یہ ملک کسی برائی کا اڈا نہیں ہوگا بلکہ رب کے حکموں کی مسجد ہوگی۔ اس مسجد کے تقدس کو پامال کرنے کیلئے شیطان اپنے لشکر سمیت آگیا ہے۔ گلی گلی میں دفتر ہیں وی، سی، آر کے اور گلی گلی میں کیبل کے ذریعے برائی پھیلا رہے ہیں۔

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حق پرستو! اگر ہم سر چھپا گئے،

اگر ہم گراونڈ سے آؤٹ ہو گئے۔

اگر ہم چلے میں داخل ہو گئے۔

اگر ہم کسی نماز سے چھپ گئے

اور کسی حجرے میں بند ہو گئے

تو کل رب ہم سے پوچھے گا

کہ جب دین کو ضرورت تھی

تو تم نے چپ کیوں اختیار کی تھی؟

پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مواخذہ ہوگا تو وہ بڑا اشدید ہوگا۔

اس واسطے اس ماحول میں رہ کر یہاں سے بھاگے بغیر ہمیں اپنی ڈیوٹی کو پورا کرنا ہے وہ تب ہوگی جب ہم خود بھی پابندی کریں گے اور پھر لوگوں کو سمجھائیں گے انشاء اللہ سانس سانس نور میں تبدیل ہو جائے گا۔

﴿ہاتھ، قدم اور اس کا فرض﴾

وَفَرْضُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ اَنْ لَّا تَبْسُطَهُمَا اِلٰى مَحْظُوْرٍ وَلَا تَقْبِضَهُمَا عَنْ حَقٍّ

(رسالۃ المسترشدین للحارث المحاسبی متوفی ۲۴۳ھ ص 184، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ)

ان حواس کے ساتھ ساتھ بالخصوص ہاتھ اور قدم کی بنیادی حیثیت ہے ان کا بھی ایک نصاب ہے کہ ہاتھوں سے کسی پر ظلم نہ کیا جائے کوئی بھی ناجائز کام ہو ان

میں ہاتھوں کو گندا نہ کیا جائے۔ اور اپنے قدموں کو بھی حرام وادیوں سے روک کے رکھا جائے۔

﴿ہماری دینی ذمہ داری﴾

یہ ہمارا ایک مختصر سا نصاب تھا حواس اور ان کے متعلق اعضاء کے بارے میں۔ میں نے اپنی دینی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس کو بیان کر دیا ہے۔ اس بیج سے کوئی شگوفہ نکلے گا یا نہیں، فصل پکے گی یا نہیں۔ یہ رب ذوالجلال کے سپرد ہے اگر اس بیج پر گلشن آباد ہو جائے تو پھر بہت اچھا اور اگر کچھ بھی نہ ہو پھر بھی ہم نے تو اپنی ڈیوٹی پوری کی ہے اور یہ کہہ سکتے ہیں کہ شادی ہال میں جہاں لوگ آ کر بے حیائی کرتے ہیں ہم نے باحیائی کی ہے، اور قرآن وسنت میں جو رہنمائی ہے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

اس امید پر کہ

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

خدا کی قسم آج بھی مومن کتنا بے عمل کیوں نہ ہو چکا ہو؟ اس کے دل کی زمین بنجر نہیں ہوئی ابھی بھی اس میں نم موجود ہے۔ صرف ضرورت ہل چلانے اور اچھے بیج کی ہے کہ اسے کاشت کیا جائے۔

﴿ہر تقریر کے دور دراز تک اثرات﴾

ایک ایک تقریر پر ایک ایک جملے پر اللہ کے فضل سے اثرات مرتب ہونے والے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اسی سوسائٹی میں اور اسی ماحول کے لوگ موجود ہیں جن کا پہلے انداز

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ اور تھا لیکن اب ان کا انداز کچھ اور ہے۔

رب ذوالجلال محنت کو ضائع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ محنت کا ثمر دینے والا ہے لیکن ہمارا حوصلہ اللہ کے فضل سے بلند ہے ہم وہ نہیں ہیں کہ کہیں کہ چونکہ مانا کسی نے نہیں اب کہوں گا تو مجھے شرم آتی ہے کہ پہلے بھی بات نہیں مانی گئی نہیں نہیں۔

ہمارا کام اس موذن جیسا ہے۔ جس نے مسجد میں پانچ وقت اذان پڑھنی ہے خواہ نمازی ایک آجائے یا ایک ہزار آجائے یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو میرے ساتھ ملکر ایسی اذان پڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari